Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ۲۶ نبوت ۱۳۵۶ہش ۲۶ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۶۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں مقامی اور بیرونی احبابِ جماعت کیلئے نہایت اہم اور ضروری ارشادات

٭ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ پر آنے کی کوشش کریں ٭ مقامی احباب مہمانوں کی رہائش اور سہولت کا ہر ممکن انتظام کریں

٭ مقامی اور بیرونی نوجوان مہمانوں کی خدمت کیلئے رضاکارانہ خدمات پیش کریں ٭ جلسہ کی کامیابی کیلئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ملخص

ربوہ ۲۵ نبوت۔ آج بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے دوران جلسہ سالانہ کے سلسلے میں مقامی اور بیرونی احبابِ جماعت کو نہایت اہم اور ضروری ہدایات اور نصائح ارشاد فرمائیں۔

حضور نے فرمایا ہمارا جلسہ سالانہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب آ رہا ہے اور صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ جلسہ کے سلسلہ میں جو مسائل سامنے آتے ہیں ان میں سے پہلا مسئلہ تو آنے والے مہمانوں کا ہے جو کہ درحقیقت ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ میں ان احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کو کیا یاددہانی کراؤں جو کہ خود بڑے ہی شوق، محبت اور اخلاص سے مست ہو کر جلسہ کے لئے ربوہ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں اور ہر سال ان کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے مجھے یقین ہے کہ اس سال بھی وہ گذشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں تشریف لائیں گے۔

حضور نے فرمایا دوسرا مسئلہ مہمانوں کی رہائش کا ہے جس کے لئے ہر سال پہلے کی نسبت زیادہ گنجائش کی ضرورت ہوتی ہے جب تک ہمارے تعلیمی ادارے قومیائے نہیں گئے تھے ان کی عمارتیں مہمانوں کی رہائش کے لئے استعمال ہوتی تھیں لیکن قومیائے جانے کے کچھ عرصہ بعد ہم سے یہ کہہ دیا گیا کہ یہ عمارتیں جو جماعت سے لی گئیں اور جن کی مالیت آج کے حساب سے سات آٹھ کروڑ روپیہ کی ہے جلسہ کے چند دنوں کے لئے بھی جماعت کو نہیں دی جا سکتیں گویا یکدم ہمارے لئے ایک نئی الجھن پیدا کر دی گئی لیکن باہر کی طرف سے پیدا کردہ اس تنگی کو اندرونی فراخی نے اس طرح پر دور کر دیا کہ میری تحریک پر احبابِ ربوہ نے آنے والے مہمانوں کو اپنے مکانوں میں جذب کر لیا۔ اب اس سال دو نئی چیزیں سامنے آئی ہیں ایک یہ کہ ربوہ میں مہمانوں کے لئے چند نئی رہائش گاہیں تعمیر ہوئی ہیں لیکن یہ ابھی گنجائش سے کم ہیں لہٰذا اگر کچھ تنگی محسوس ہوئی تو آپ کے سینوں کی فراخی نے اسے دور کرنا ہے۔ دوسری نئی چیز یہ ہے کہ ہمارے ملک کی حکومت بدل گئی ہے اور نئی حکومت نے ہمیں کچھ سہولتیں دی ہیں مثلاً انصار و خدام کے اجتماعوں کی اس نے اجازت دے دی جس کے لئے میں نے اس کا شکریہ ادا کیا ہے ہمیں توقع ہے کہ نئی حکومت قومیائی ہوئی درسگاہوں کی عمارتیں جلسہ کے مہمانوں کی چند دن کی رہائش کے لئے دیدے گی مگر یہ فیصلہ تو بہرحال حکومت نے کرنا ہے ہمارا عزم یہ ہونا چاہیئے کہ خواہ کچھ ہو آنے والے مہمانوں پر ہم تنگی نہ آنے دیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور نے فرمایا تیسری بات میزبان رضاکاروں کی ہے جس سرعت سے آنے والے مہمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اس سرعت سے ہمارے رضاکاروں کی تعداد نہیں بڑھ رہی اس لئے اب رضاکاروں کے دو حصے کر دیئے گئے ہیں ایک حصہ ربوہ مہیا کرتا ہے اور درحقیقت یہ احبابِ ربوہ کی ہی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ رضاکاروں کا دوسرا حصہ اب بیرونی جماعتوں سے لیا جاتا ہے یہ رضاکار بھی مطلوبہ تعداد میں بہرحال ہمیں ملنے چاہئیں۔

حضور نے فرمایا مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ یہ مبارک ایام بسر کرنے چاہئیں۔ ہماری مسکراہٹوں کا سرچشمہ دنیوی بواعث اور وجوہ نہیں ہیں جو کہ عارضی اور آنی جانی ہوتی ہیں بلکہ خدا کی وہ بشارتیں ہیں جو کہ اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے ہمیں ملی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری مسکراہٹوں کو کوئی چھین نہیں سکتا۔ پس اہلِ ربوہ بھی ہشاش بشاش رہ کر مسکراتے چہروں کے ساتھ آنے والے مہمانوں کا استقبال کریں خدمت کریں اور پھر انہیں الوداع کہیں اور آنے والے مہمان بھی اسی جذبہ سے سرشار رہیں۔

حضور نے احبابِ ربوہ کو اپنے محلوں، گلیوں اور سڑکوں کی صفائی کی طرف بھی توجہ دلائی اور ہر جمعہ کے روز اس کے لئے خاص اہتمام کرنے کی ہدایت فرمائی۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہمارا کوئی کام اور منصوبہ خدا کی تائید اور مدد کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ احباب جلسہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں پر زور دیں اور بے حد زور دیں تاکہ ہمارا جلسہ خیر و برکت کے ساتھ منعقد ہو۔ خدمت کرنے والے بھی برکتوں سے حصہ لیں اور آنے والے مہمان بھی خدائی فضلوں اور برکتوں کا ڈھیر پا کر یہاں سے واپس جائیں۔ ہمیں اپنی طاقتوں پر کوئی بھروسہ نہیں جب تک کہ خدائی تائید و نصرت ہمارے شاملِ حال نہ ہو۔ خدا کرے کہ اس کی مدد ہمیشہ ہی ہمارے شاملِ حال رہے۔ آمین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بروز پیر، منگل، بدھ) بمقام ربوہ منعقد ہوگا احباب زیادہ سے زیادہ اس للّٰہی اجتماع میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ نبوت ۱۳۵۶ھش
۲۵ نومبر ۱۹۷۷ء

ذبح عظیم اور اس کا حقیقی مفہوم

امسال عیدالاضحیہ پاکستان میں ۲۲ نومبر ۱۹۷۷ء (۱۰ ذوالحج ۱۳۹۷ھ) کو روایتی جوش و خروش سے منائی گئی۔ اس روز صاحبِ استطاعت لوگوں نے سنّتِ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بے شمار بکرے اور دُنبے اور دیگر جانور بطور قربانی ذبح کئے اور بہت کچھ خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ اِس عید کی اہمیت کا تعلق جوش و خروش اور ظاہری مسرت سے کہیں بڑھ کر اس کی اصل رُوح اور باطنی حقیقت سے ہے جو تمام تر تجدیدِ عہد سے عبارت ہے اِسی لئے اِس عید کا روزِ سعید اللہ تعالیٰ کے حضور تجدیدِ عہد کے ایک نہایت مقدس دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اِس عید کو صحیح رنگ میں منانے کے لئے اُس خاص عہد سے کماحقّہٗ آگاہ ہونا ضروری ہے جس کی تجدید کے لئے یہ دن مقرر کیا گیا ہے۔

جہاں تک اُس عہد کا تعلق ہے جس کی تجدید کے لئے یہ دن مقرر کیا گیا ہے وہ اس عید کے مخصوص نام میں ہی مضمر ہے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں یہ عید، عیدالاضحیہ یعنی قربانیوں کی عید کہلاتی ہے۔ اُس روز رُوئے زمین کے مسلمان سنّتِ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حسبِ توفیق بکرے اور دُنبے وغیرہ بطور قربانی ذبح کرتے اور اُس عظیم قربانی کی یاد تازہ کرتے ہیں جو خدائی حکم اور منشاء کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مقدس گھرانے نے پیش کی اور جس سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک نہایت ہی عظیم الشان بشارت سے نوازا اور وہ یہ کہ ان کا نیک ذکر اِس دنیا میں ہمیشہ باقی رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل و مکمل اور دائمی شریعت میں اُن کی اِس قربانی کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:-

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓى إِبْرٰهِيمَ ○ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ (الصّٰفّٰت آیات ۱۰۹ تا ۱۱۱)

ترجمہ:- اور ہم نے بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی رہے۔ ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

دراصل عیدالاضحیٰ کے روز کی جانے والی قربانیاں اصل اور حقیقی قربانی کی طرف متوجہ کرنے کے لئے بطور علامت مقرر کی گئی ہیں۔ وہ اصل اور حقیقی قربانی جان کی قربانی سے کہیں زیادہ عظمتوں والی ہے کیونکہ اسے اگرچہ جان کی قربانی کے فدیہ کے طور پر مقرر کیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی اسے جان سے کہیں بڑی قربانی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے ظاہر ہے:-

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ○ (الصّٰفّٰت آیت ۱۰۸)

ترجمہ:- اور ہم نے اُس (یعنی اسمٰعیلؑ) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دیدیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک خواب کی بناء پر اپنے فرزند اسمٰعیلؑ کی جان کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اور ان کے فرزندِ جلیل نے خدائی حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے خود اپنی جان کو بطور قربانی پیش کر دیا تھا۔ لیکن جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے سفرِ یورپ کے دوران ۳۰ اگست ۱۹۷۶ء کو "مسجد نصرت جہاں" کوپن ہیگن میں احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا وہ ذبح عظیم یعنی بڑی قربانی جسے اسمٰعیلؑ کی جان کا فدیہ قرار دیا گیا تھا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا میں جان کی قربانی نہیں مانگتا، میں تو دینِ حنیف کے قیام اور اس کی اشاعت کے لئے تمہاری، تمہارے فرزند اور اس کی والدہ کی زندگیاں مانگتا ہوں۔ خواب کو ظاہری رنگ میں پورا کرنے پر آمادگی ظاہر کر کے جان کی قربانی تو تم نے پیش کر دی اور میں نے اُسے قبول بھی کر لیا اس خواب کی اصل تعبیر کی رُو سے اب تمہارا اور تمہارے گھرانے کا فرض یہ ہے کہ تم خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر کے اپنی پوری کی پوری زندگیاں قربان کر دکھاؤ اور وہ یہ ہے کہ تم عرب کے ویرانے کو آباد کرنے اور اسے ہدایت کے نور سے منور کرنے کی خاطر اپنے فرزند اسمٰعیلؑ اور اس کی والدہ ہاجرہؑ کو وہاں چھوڑ دو اور یاد رکھو کہ اس ذبح عظیم کے عوض خدا تعالیٰ نہ صرف عرب کی سرزمین میں بلکہ پوری دنیا میں ایک انقلابِ عظیم برپا کر دکھائے گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مقدس گھرانہ نے اپنی زندگیاں بھی اسی طرح قربان کر دکھائیں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند کی جان کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

پس اصل ذبح عظیم یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے نام کی تقدیس بلند کرنے اور اُس کے دین کو دُنیا کے آباد علاقوں میں ہی نہیں بلکہ غیر آباد علاقوں میں بھی پھیلانے اور قائم کرنے کی خاطر اپنی پوری زندگی وقف کر دکھائے۔ ایک دفعہ جان دیدینا آسان ہے لیکن پوری زندگی کو خدا کی راہ میں وقف کر کے قدم قدم پر موت قبول کرنے کے لئے ہر دم ہر لحظہ اور ہر آن تیار رہنا بدرجہا زیادہ مشکل ہے۔ اور یہی وہ ذبحِ عظیم ہے جس کا حسبِ استطاعت نمونہ پیش کرنا ہر حقیقی مومن کا اولین فرض ہے۔ عیدالاضحیٰ کے روز کی جانے والی قربانیاں اسی اصل اور حقیقی ذبح عظیم اور اس کی اہمیت و عظمت کو ذہن نشین کرانے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ اسی لئے عیدالاضحیٰ کا دن فی الاصل تجدیدِ عہد کا دن ہے اور وہ عہد یہی ہے کہ ہم ذبحِ عظیم کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو دین کی خدمت اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے وقف کر کے انہیں خدا کی راہ میں قربان کر دکھائیں گے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے جانوروں کی قربانی کو ظاہری قربانی قرار دے کر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی قربانی کو اصل قربانی قرار دیا اور اس ضمن میں فرمایا:-

"اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پیش کرے اور یہی وہ سبق ہے جو عیدالاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تو گو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے لیکن ان کی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کی جدائی کا دُکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی کہ اُس نے اپنے خاوند کی جُدائی کا دُکھ اُٹھایا اور اپنے بیٹے کا دُکھ دیکھا اور بیٹے کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا جہاں دُور دُور تک انسان نظر نہیں آتا تھا۔ اور اس نے نہ صرف خود پیاس اور بھوک کی تکلیف اُٹھائی بلکہ ماں اور باپ کا دُکھ بھی دیکھا۔ پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر فی الواقعہ آج ہر مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائے اور وہ بکروں اور دُنبوں کی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائے تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی۔"

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء مطبوعہ الفضل ۱۰ جون ۱۹۵۹ء)

پس ذبحِ عظیم کا حقیقی مفہوم یہی ہے کہ ہم بکروں اور دُنبوں وغیرہ کی قربانی پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ عہد کریں کہ ہم دین کی خدمت اور اسلام کے موعودہ غلبہ کے لئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی قربانی بھی پیش کرتے چلے جائیں گے اور یہ کہ جماعت احمدیہ کا ہر خاندان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس گھرانے کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے عمل سے ابراہیمی نمونہ کو زندہ و تابندہ رکھتا چلا جائے گا۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ابراہیم بننے کی کوشش کرے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے ..... اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک انسان خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اُتار کر آستانۂ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ آپ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کو

مکّہ معظّمہ میں کیوں آباد کیا گیا تھا؟

مکرّم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد، قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

(۲)

دلیل سوم

پھر اس امر کا سب سے روشن اور واضح ترین ثبوت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے بیٹےؑ اور اپنی بیوی حضرت ہاجرہ کو وادی غیر ذی زرع میں آباد کرتے ہیں تو وہاں دعا کرتے ہوئے خود اس نیت اور ارادہ کا اظہار فرماتے ہیں جس کے ماتحت انھوں نے یہ کام کیا تھا۔ چنانچہ آپؑ کی یہ دعا قرآن مجید میں یوں مذکور ہے۔ فرمایا:—

"رَبَّنَا إِنِّيْ أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○

(ابراهیم: ۳۶)

"اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک وادی غیر ذی زرع میں لا بسایا ہے۔ اے میرے رب! میں نے یہ اس لئے کیا ہے تاکہ وہ عمدگی سے نماز ادا کیا کریں۔ پس تو (نیک) لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اور انہیں پھلوں کی قسم سے بھی رزق دیتا رہ۔ تاکہ وہ ہمیشہ تیرا شکر ادا کرتے رہیں۔"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:—

"حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں کہ اے میرے خدا! تیری مقدس عبادت گاہ کی خدمت اور آبادی کے لئے میں نے اپنی اولاد کو یہاں چھوڑا ہے اور اس نیت سے یہاں چھوڑا ہے کہ وہ تیرے ذکر کو بلند کریں اور یہ جانتے ہوئے چھوڑا ہے کہ اس جگہ دنیوی آرام کا کوئی سامان نہ موجود ہے۔ نہ ہو سکتا ہے۔ پس میں اب تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ایک تو جس مقصد کے لئے میں نے ان کو یہاں رکھا ہے وہ پورا ہو۔ لوگ ان کی طرف توجہ کریں اور ان کی تبلیغ اور ان کے وعظ میں اثر ہو اور یہ عبادت کرنے میں کامیاب ہوں۔ دوسرے ان کی جسمانی حالت کی درستی کا بھی خیال رکھ۔ اور باوجود اس کے کہ انھیں میں ایسے علاقہ میں چھوڑ رہا ہوں کہ گھاس کی پتی بھی وہاں نظر نہیں آتی تو اعلیٰ سے اعلیٰ پھل ان تک پہنچا تاکہ انھیں معلوم ہو جائے کہ جو خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے دنیا میں بھی ضائع نہیں کرتا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۸۵)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا اور اس دعا کی شاندار قبولیت اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ آپؑ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کی سوتیلی ماں کی ناراضگی کی وجہ سے مکہ معظمہ میں آباد نہیں کیا تھا بلکہ آپ خانہ کعبہ کی آبادی کے لئے ان کو یہاں لائے تھے جس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ آپ خود اگلی آیت میں علی الاعلان فرماتے ہیں:—

"رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ"

(سورۃ ابراہیم)

"اے ہمارے رب! یقیناً تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی مخفی نہیں۔"

قرآن مجید کی یہ آیۂ کریمہ بتاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خود خدا تعالیٰ کے حضور میں عرض کر رہے ہیں کہ اے خدا تو جانتا ہے کہ میں نے کس نیت اور ارادہ سے اسماعیلؑ کو یہاں لا کر آباد کیا ہے اور وہ ہرگز یہ نہیں ہے کہ میں اپنی بیوی سارہ کی خوشنودی چاہتا ہوں۔ بلکہ میں تو تجھے خوش کرنا چاہتا ہوں چنانچہ وہ خدا جس کی شان میں حضرت ابراہیمؑ نے کہا تھا "رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ" کہ تو وہ بھی جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور وہ بھی جانتا ہے جو ہم ظاہر کرتے ہیں وہ خود ابراہیمؑ کے اس نیک ارادے کی یہ کہہ کر توثیق کرتا ہے "وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ" کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی اسماعیلؑ کو یہاں آباد کرنے سے کیا نیت تھی؟ اس لئے ہم اس کی نیت کا بہترین رنگ میں پھل دیں گے۔ چنانچہ وہ پھل ہزاروں سالوں سے ابراہیمؑ کو مل رہا ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی آبادی اور رضائے الٰہی کے لئے حضرت اسماعیلؑ کو مکہ میں آباد کیا تھا۔

(خلاصہ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۸۷)

ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیلؑ کو منشاء ایزدی اور حکم الٰہی کے مطابق مکہ معظمہ میں لا آباد کیا تھا۔ چنانچہ بائیبل بھی اس کی تائید کرتی ہے گو بروایت بائیبل ایسا حضرت سارہ کے کہنے پر ہوا تھا مگر اس میں خدائی منشاء اور اس کی ہدایت و ارشاد بھی جلوہ گر دکھائی دیتا ہے۔

دلیل چہارم

آخر میں سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی پیش ہے جس سے ایک اور یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی مکہ معظمہ میں آبادی کا اصل سبب ارشاد الٰہی ہی تھا۔ حضور فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر واپس چلے تو حضرت ہاجرہ نے ان سے کہا:

"فقالت یا ابراھیم این تذھب؟ و تترکنا بھذا الوادی الذی لیس فیہ انیس ولا شیء فقالت لہ ذلک مراراً وجعل لا یلتفت الیھا۔ فقالت آللہ امرک بھذا قال نعم قالت اذاً لا یضیعنا۔ ثم رجعت فانطلق ابراھیم حتی اذا کان عند الثنیۃ حیث لا یرونہ استقبل بوجھہ البیت ثم دعا بھؤلاء الکلمات ورفع یدیہ فقال رَبِّ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ"

(بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً)

سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بتاتا ہے کہ جب آپ ماں بیٹے کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر واپس ہوئے تھے تو حضرت ہاجرہ نے آپ سے پوچھا تھا "آللہ امرک بھذا؟" کہ کیا آپ خدائی حکم پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں؟ تو آپؑ نے جواب میں فرمایا تھا "نعم"! ہاں خدا کے حکم پر یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ جس پر اس پیکر صدق و وفا نے اپنے ایمان باللہ کا یوں ثبوت دیا۔ "اذاً لا یضیعنا" کہ اگر خدائی مشیت اور حکم یہی ہے کہ میں اور میرا بیٹا اس بے آب و گیاہ جنگل میں رہیں تو پھر میرا یقین کامل ہے کہ وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پس یہ حدیث سرور کائنات فخر موجوداتؐ سے بھی ثابت ہے کہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کی مکہ معظمہ میں آبادی کا اصل سبب الٰہی مشیت و ارشاد تھا۔ نہ کہ کوئی اور امر۔

○

اعلان نکاح

عزیزہ تنویر جہاں بیگم بنت مکرم ملک عبد الحفیظ صاحب راولپنڈی کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر میرے بیٹے عزیز داؤد احمد چوہدری کینیڈا کے ہمراہ ۱۱/۱۱ بروز جمعۃ المبارک مسجد نور راولپنڈی میں مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مربی جماعت احمدیہ راولپنڈی نے پڑھا۔

دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(خاکسار عطا محمد (کیشیئر صدر انجمن احمدیہ ربوہ))

—★—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیۂ نفوس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب بسمل (بی اے بی ٹی) ربوہ!

مولوی حسن علی صاحب مرحوم بھاگلپور کے بڑے عالم اور متقی انسان تھے وہ ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے لیکن خدمت دین کے جذبہ کے ماتحت ملازمت چھوڑ کر وہ تبلیغ اسلام میں لگ گئے۔ انھوں نے انگریزی میں بھی اسلام پر بڑے کامیاب لیکچر دیئے۔ ان کے انگریزی لیکچروں میں انگریز لوگ بھی شامل ہوتا رہا۔ آپ کی طبیعت عمدہ اور زبان شستہ اور پراثر پائی تھی۔ ان کا دل اسلام کے درد سے گداز تھا۔ نتیجہ یہ کہ کئی سو اہل ہنود نے ان کے ہاتھ پر توبہ کرکے اسلام قبول کیا اور ہزاروں کالج کے طلبا جو مغربی تعلیم اور فلسفہ کے اثر سے دہریہ اور بدعقیدہ ہو چکے تھے ان کے لیکچروں کو سن کر اسلام پر پختہ ہو گئے۔ انھوں نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو کس طرح شناخت کیا اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ ایک دلچسپ داستان ہے۔

ہوا یوں کہ ۱۹ویں صدی کے آخر میں ایک دفعہ وہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی قادیان سے مدعو کئے گئے تھے۔ مولوی حسن علی صاحب نے آپ کے تبحر علمی اور زہد و تقویٰ کے متعلق سن رکھا تھا اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر علماء کے کفر کے فتاویٰ کا حال بھی ان کو معلوم تھا۔ وہ ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے کہ مولوی نورالدین رض جیسا بزرگ جس کے متعلق سرسید احمد خان آف علی گڑھ نے کچھ اس طرح کا لکھا کہ:-

مسلمان جب علم پڑھتا ہے تو
عالم بن جاتا ہے، عالم ترقی کرتا
ہے تو صوفی بنتا ہے اور صوفی
ترقی کرکے نورالدین بن جاتا ہے

یہ نورالدین مرزا صاحب کا مرید کیسے بنا؟

چنانچہ انھوں نے تنہائی میں حضرت مولوی صاحب رض سے سوال کیا کہ آپ میں کون سی کمی تھی کہ مرزا صاحب کی بیعت کی اور اس امر سے آپ کو کیا حاصل ہوا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رض نے بے ساختہ فرمایا کہ مولوی صاحب! حضرت مرزا صاحب کی بیعت کرکے میں گناہ سے بچ گیا۔ مولوی صاحب کوئی یہ نہ سمجھے کہ معاذ اللہ حضرت مولوی صاحب رض پہلے عوام کی طرح گناہ میں ملوث تھے۔ نہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ اللہ کے خاص بندے معمولی غفلت کو بھی گناہ سمجھتے ہیں جیسے مقولہ ہے کہ

"جو دم غافل سو دم کافر"

حضرت مولوی نورالدین صاحب ایسے بزرگوں میں سے تھے۔ ایک واقعہ اس کی وضاحت کرتا ہے۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران آپ کی ایک نماز باجماعت میں شامل نہ ہو سکے تو آپ نے محسوس کیا کہ گویا ان سے کبیرہ گناہ ہو گیا۔ آپ نے مسجد نبوی کے ایک خاص حصہ میں سجدے میں گر کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر استغفار کی تب کہیں آپ کو چین نصیب ہوا۔ بزرگ ایسی قسم کے ہوتے ہیں جو فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہوتے ہیں۔ خیر تو مولوی حسن علی صاحب نے جب حضرت مولوی نورالدین صاحب رض کی زبانی یہ سنا کہ حضرت مرزا صاحب کی صحبت کے فیض سے انسان مزکی ہو جاتا ہے اور گناہ سے نجات ملتی ہے تو وہ فوراً حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کے قائل ہو گئے اور قادیان جا کر بیعت کر لی۔ وہ فرماتے تھے کہ اگر میرے سوال کے جواب میں حضرت مولوی نورالدین صاحب وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود کے دلائل دینے لگ جاتے تو میں ہرگز قائل نہ ہوتا لیکن یہ معلوم کرکے کہ حضرت امام الزمان کے فیض صحبت سے انسان مزکی بن جاتا ہے۔ میں نے حضور کی صداقت کو پا لیا۔ کیونکہ قرآن مجید میں یہی لکھا ہے:-

"یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ
وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ"

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام سنائے ان کو پاک کیا۔ کتاب اور حکمت سکھائی اور لکھا ہے کہ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ایک اور گروہ آخرین کا ہے۔ ان کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز (امام مہدی) حضور علیہ السلام کے نائب کے طور پر اللہ تعالیٰ کے احکام (جو قرآن میں درج ہیں) سنائے گا اور ان کو مزکی بنائے گا اور کتاب و حکمت سکھائے گا جس کو کہ لوگ بھول چکے ہوں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں شرک و بدعات کو مٹا کر خالص توحید باری کی طرف متوجہ کیا اور یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کے سلسلہ میں حضور نے آج کل کے مسلمانوں کے کئی عقائد کی جن میں وہ غلطی کے مرتکب ہو گئے تھے اصلاح فرمائی۔ مثلاً اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ کے سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تسلیم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سابقہ تمام انبیاء کی طرح وفات پا گئے اور سابقین میں سے کوئی نبی زندہ نہیں۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ لیکن اس زمانہ کے مسلمان حضرت عیسیٰ بن مریم کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور آخری زمانہ میں (یعنی چودھویں صدی میں جو اب ختم ہونے کو ہے) نازل ہو کر مسلمانوں اور دیگر سب لوگوں کی اصلاح کریں گے لیکن اللہ کے مامور حضرت مرزا صاحب نے بیّن دلائل سے ثابت کیا کہ قرآن مجید کی رو سے ہرگز عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا آسمان سے نزول ثابت نہیں اور نہ ہی انھوں نے حقیقی مردے زندہ کئے اور نہ مادی پرندے پیدا کئے۔ بلکہ یہ سب روحانی امور ہیں۔

اسی طرح بعض انبیاء پر الزام بھی لوگوں نے لگا رکھے تھے۔ آپ نے جملہ انبیاء کی عصمت کو ثابت فرمایا اور قرآنی تعلیم کو صحیح رنگ میں پیش فرمایا۔ بے شمار آیتوں کو بھی مسلمان منسوخ سمجھتے تھے لیکن حضور علیہ السلام نے ثابت کیا کہ قرآن مجید کا ایک نقطہ بھی منسوخ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کو مزکی بھی بنایا۔ ان کو پاک کیا جس کے بے شمار نمونے سلسلہ کی کتب اصحاب احمد میں درج ہیں تاہم ایک چھوٹی سی مثال گناہ سے بچانے کی یہاں درج کی جاتی ہے

بصرہ کے ایک ممبر از جماعت سمند خان صاحب محکمہ پولیس میں ملازم تھے۔ رشوت ستانی اور شراب خوری میں کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ ۱۹۰۲ء میں سخت بیمار ہو گئے وہ علاج کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب رض کے پاس قادیان گئے۔ آپ نے ان کا علاج کیا اور وہ رو بصحت ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب رض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ان کی کامل شفا پانے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

حضور نے فرمایا "ان کو ہمارے پاس لے آئیں!"

حضرت مولوی صاحب رض نے عرض کیا کہ "حضور وہ شخص آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل نہیں کیونکہ سخت شرابی کبابی ہے"

حضور علیہ السلام نے فرمایا "ہم تو ایسے ہی لوگوں کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ ان کو ضرور ہمارے پاس لائیں"

چنانچہ حضرت مولوی صاحب رض ملک سمند خان صاحب کو حضور کی خدمت میں لے گئے۔ حضور نے ہاتھ اٹھا کر ان کے لئے لمبی دعا فرمائی۔

دعا سے فارغ ہوتے ہی ملک صاحب کی کایا ہی پلٹ چکی تھی۔ انھوں نے شراب نوشی ترک کر دینے کا اعلان کر دیا۔ جو عجیب ہے کیونکہ کہتے ہیں کہ ع

"چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی"

خیر ملک صاحب موصوف تائب ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور اپنی قیام گاہ پر واپس آکر اپنی بیوی کو جسے وہ ہمراہ لے گئے تھے کہنے لگے۔

"آج میں مسلمان ہو گیا ہوں"

انھوں نے دعا کے اثر اور ترک شراب کا ذکر کیا اور شراب کی بوتلیں جو استعمال کے لئے وہ ہمراہ لائے ہوئے تھے توڑ دیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ مزکی بنانے کا فیض اب بھی جاری ہے۔ جو خلیفہ وقت کی کما حقہ متابعت سے حاصل ہوتا ہے۔ ع

"اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مزکی بنائے اور تمام اہل عالم کو راہ راست پر لائے۔ آمین!!

ولادت

خدا تعالیٰ نے میری بیٹی عزیزہ امۃ الشکور سلمہا اللہ اہلیہ ناصر احمد صاحب کو مورخہ ۲۰ اکتوبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور نے ازراہ شفقت "سلمان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب کا بھتیجا ہے

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ نومولود کو بابرکت، نیک، خادم دین لمبی عمر والا، صحت مند اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

محمد اسحاق ارشد
احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۳۶

میں ملک نسیم اللہ خاں ولد ڈاکٹر عطاء اللہ خاں صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک نسیم اللہ خاں ۱۶/۳۰ النصرت کلینک نزد ریلوے سٹیشن ربوہ حال بہاولپور۔

گواہ شد۔ رانا مبارک احمد وصیت ۱۹۷۴/۱۳ سیکرٹری مال بہاولپور۔

گواہ شد۔ چوہدری اقبال احمد منیر صدر موصیان بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۳۳۳۷

میں محمد حسین اوپل ولد اللہ دتہ صاحب اوپل قوم اوپل پیشہ ریٹائرڈ عمر ۷۲ سال۔ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۵/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۴۲/۳۵ روپیہ بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد حسین اوپل محلہ فیض آباد گجرات۔

گواہ شد۔ منیر احمد خاں امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ عبدالرشید وصیت نمبر ۱۵۴۰۸

مسل نمبر ۲۳۳۳۸

میں مبشر احمد زاہد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ضلع حیدرآباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۹/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مبشر احمد۔ احمدیہ مسجد لطیف آباد ۲/۶ ضلع حیدرآباد سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد۔

گواہ شد۔ عبدالغفار امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۳۳۳۹

میں عبدالرحیم ظفر ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جام شورو ضلع دادو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالرحیم ظفر ابن سینا ہاسٹل کمرہ ۲۱ لیاقت میڈیکل کالج جام شورو۔

گواہ شد۔ عبدالغفار امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۳۳۴۰

میں محمد احمد ولد چوہدری طالب دین صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن جام شورو ضلع دادو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد احمد النفیس ہوسٹل۔ لیاقت میڈیکل کالج جام شورو ضلع دادو سندھ۔

گواہ شد۔ عبدالغفار امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۳۳۴۱

میں تمکینہ سعید بنت سید سعید احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۳۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ تمکینہ سعید ۶/۲ اے بی لباس نزد تار گھر چنیوٹ۔

گواہ شد۔ سید سعید احمد اے بی لباس چنیوٹ والد موصیہ۔

گواہ شد۔ حافظ مبارک علی بی ایڈ ولد چوہدری احمد علی صاحب امجد محلہ گڑھا مکان ۵۶۱ چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۳۴۲

میں امۃ المتین عتیقہ زوجہ شفیق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۹/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ پلاٹ واقع بلاک ۱۹ مالیتی -/۶۰۰۰ روپیہ حق مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

۲۔ زیور طلائی ۸ تولہ قریباً مالیتی -/۲۷۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ المتین عتیقہ A/499 بلاک I شمالی ناظم آباد۔ کراچی

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد۔ صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ شفیق احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۴۳

میں بشیر احمد شاد ولد چوہدری عبدالکریم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۹/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ بشیر احمد شاد ۱/۱۲ بلاک III ناظم آباد کراچی ۱۸

گواہ شد۔ نصیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد۔ بشارت احمد قریشی ایڈیشنل سیکرٹری [illegible] وصیت نمبر ۱۵۹۸۵

گمشدہ پین

مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار میرا [illegible] کا Kung کا پین کسی نے ڈاکخانہ میں لکھنے کے لئے لیا ہے وہ مجھے واپس نہیں ملا۔

جن صاحب کے پاس ہو مہربانی فرما کر واپس کر دیں۔

افتخار حسین

پوسٹل کلرک ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

ربوہ ۔۔۔ ۱۹ رنومبر بروز ہفتہ بعد نمازِ عصر سلسلہ احمدیہ کے قدیم خادم محترم میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کی نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ کے جسدِ خاکی کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز تھی اس لئے حضور کے ارشاد پر نمازِ جنازہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں مقامی احباب شامل ہوئے۔

جیسا کہ ایک گزشتہ پرچہ میں مختصراً یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم ۸ رنومبر کو دس بجے صبح کراچی میں نہایت مختصر سی علالت کے بعد اچانک رحلت فرما گئے تھے۔ آپ وفات سے صرف ایک دن پہلے لندن سے اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ میں شمولیت اور جملہ عزیزوں سے ملاقات کی غرض سے پاکستان پہنچے تھے۔ ۱۹ رنومبر کو آپ کے بیٹے اور دیگر اعزا و اقرباء آپ کا جنازہ ربوہ لائے جہاں پر موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے ۸۷ برس عمر پائی۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی محترم چوہدری مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے فرزند تھے اور سلسلہ احمدیہ کے قدیم خدام میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف رنگوں میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق بخشی۔ سلسلہ کے اخبارات و جرائد میں آپ کے بہت سے مضامین شائع ہوتے رہے۔ آپ نے اہم جماعتی اجتماعات میں متعدد تقاریر کیں اور بیرونی ممالک میں بھی جہاں جہاں آپ رہے اپنے رنگ میں سلسلہ کی خدمات بجا لاتے رہے۔ گزشتہ چند سالوں سے انگلستان میں مقیم تھے لیکن جلسہ سالانہ کے موقع پر ضرور مرکزِ سلسلہ میں آنے کی کوشش کرتے۔ گزشتہ سال آپ کو قادیان جا کر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرنے کا بھی موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیاں (محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ، محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ، محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ) اور چھ بیٹے (مکرم محمود احمد صاحب لائبیریا، مکرم پروفیسر بشیر احمد صاحب امریکہ، مکرم منیر احمد صاحب، میجر رفیق احمد صاحب، ونگ کمانڈر رشید احمد صاحب اور سکواڈرن لیڈر حمید احمد صاحب) عطا فرمائے جو کہ سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، صاحبزادیوں اور فرزندان اور دیگر تمام لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ولادت

۵ رنومبر ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے ڈاکٹر عبدالباسط خان ایم بی بی ایس کراچی کو دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ (صحابی) کا پڑپوتا، حضرت پیر افتخار احمد صاحب مرحوم (صحابی) کا پڑنواسہ اور سید شرافت حسین صاحب نیو احمدیہ فرنیچر سٹور کراچی کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے، اسے نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر عبدالحمید خان از کوئٹہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غلبۂ اسلام کے دیوانو، احمدیت کے پروانو

سونے کے خوبصورت سادے، جڑاؤ زیورات

اور

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی خرید کے لئے

آپ

اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

اور

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴

پر تشریف لاویں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

پاکستان میں اپنی نوعیت کا سات ہنر سکھانے والا واحد ادارہ

بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیشِ نظر

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر

پائپ فٹر * ویلڈنگ * بلڈنگ پینٹر * انٹیریر ڈیکوریٹر

راج * ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)

● اندرون موچی گیٹ لاہور ● برانچ: مسلم کالونی بسطامی روڈ سمن آباد لاہور

سٹیل فکسر کورس مدت ۲ ہفتے فیس ۱۰۰ روپے شٹرنگ کارپینٹر مدت ۲ ہفتے فیس ۱۰۰ روپے پائپ فٹر کورس مدت ۳ ہفتے فیس ۱۵۰ روپے (پلمبر، سینیٹری فٹنگ، پائپ فیبریکیٹر) راج کورس مدت ۱ ماہ فیس ۳۰۰ روپے (اینٹوں اور بلاک کی چنائی۔ ٹائل فکسنگ، پلاسٹر وغیرہ) بلڈنگ پینٹر کورس ۲ ہفتے فیس ۸۰/- روپے (اپنے مکان دکانیں منگلے ہم سے پینٹ کروائیں ہم بازار سے ۳۰ فیصد کم ریٹ پر اپکو پینٹ کر کے دیں گے) الیکٹرک و گیس ویلڈنگ کورس مدت ۱ ماہ فیس ۲۵۰/- روپے

اس کے علاوہ ہم مندرجہ ذیل ریکروٹنگ ایجنسیوں کیلئے ٹریڈ ٹیسٹ کی خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں:

(۱) پاکستان پروگریسو ایسوسی ایٹ دہلی مال لاہور (۲) الصدف ریکروٹنگ ایجنسی چوک قرطبہ۔ لاہور

(۳) شہباز اوورسیز ایمپلائمنٹ ایجنسی۔ لاہور (۴) کانٹی نینٹل ٹریڈرز ۱۲۴/۶۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

(۵) ڈیو انٹرپرائزز بسطامی روڈ سمن آباد۔ لاہور (۶) سیٹھ انٹرنیشنل فرنیچر سینما مزنگ چونگی۔ لاہور

اور ہم نے نسیم آرٹ اکیڈمی کے زیرِ انتظام سمن آباد برانچ میں انٹیریر ڈیکوریٹر کی کلاسز بھی شروع کر دی ہیں ایک ماہ میں انٹیریر ڈیکوریٹر کی مکمل تعلیم۔ فیس مکمل کورس ۲۰۰/- روپے: کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک!

● باہر سے آنیوالوں کے لئے رہائش کا انتظام موجود ہے ● کورس کے اختتام پر سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے

● جوابی لفافہ بھیج کر پراسپکٹس منگوائیں ● احمدی احباب کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت۔

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر

پائپ فٹر۔ راج۔ ویلڈنگ

بلڈنگ پینٹر۔ انٹیریر ڈیکوریٹر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)

● اندرون موچی گیٹ لاہور ● مسلم کالونی۔ بسطامی روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور

ضرورت ہے

ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر کی جو فضلِ عمر الیکٹرو ایکسرے کلینک و کلینکل لیبارٹری میں بطور مددگار کام کر سکے۔ اپنی قابلیت تجربہ اور قابلِ قبول معاوضہ کی تفصیلات پتہ ذیل پر روانہ کریں۔

ڈاکٹر اے آر صدیقی

پوسٹ بکس نمبر ۲

ڈھلن آباد۔ میرپور خاص (سندھ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!